بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

سنہ ۱۳۱۸

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۴۱ | دار الامان قادیان مورخہ ۱۷ نومبر سنہ ۱۹ء | جلد ۴

باجلاس بابو ترکھنداس صاحب منصف درجہ دوم بٹالہ

کچھمن داس ولد کاشی رام ذات برہمن ساکن چتور گڈھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

بنام روڑا ولد میہر ذات جٹ ساکن ... تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

دعوی ...

چونکہ بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ عمداً روپوش ہو جاتا ہے اور تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہذا یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹ء کو حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کی نہ کرے گا تو اس کی نسبت یکطرفہ کارروائی کی جاوے گی۔ ۱۵-۱۱-۱

دستخط عدالت

حضرت اقدس کی پاک باتیں

۱۵ نومبر سنہ ۱۹ء

خیانت اور ریاکاری دو ایسی چیزیں ہیں کہ کہ انکی رفتار بہت ہی سست اور دھیمی ہے مگر کسی زاہد کو فاسق کہدیا جاوے تو اسے ایک لذت آجاوے گی اسواسطے کہ وہ راز جو اس کے اور اس کے محبوب و مولی کے درمیان ہے وہ مخفی معلوم دیگا صوفی کہتے ہیں کہ خالص مومن جب کہ عین عبادت میں مصروف ہو۔ اور وہ اپنے آپ کو پوشیدہ کرکے کسی حجرہ یا کوٹھڑی کے دروازے بند کرکے بیٹھا ہو۔ ایسی حالت میں اگر کوئی شخص اوپر چلا جاوے تو وہ اسی طرح شرمندہ ہو جاویگا جیسے ایک بدکار اپنی بدکاری کو چھپاتا ہے جیسی کہ اس قسم کے مومن کو کسی کے فاسق کہنے سے ایک لذت آتی ہے اسی طرح دیانت دار کو کسی کے بددیانت کہنے سے جوش میں نہیں آنا چاہیے۔

ہاں

انبیاء میں ایک قسم کا اشتی ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ اپنی عبادت اور افعال کو چھپائیں تو دنیا ہلاک ہو جاوے مثلاً اگر نبی نے نماز پڑھ لی ہو۔ اور کوئی کہے کہ دیکھو اس نے نماز نہیں پڑھی تو اسکو چپ رہنا مناسب نہیں ہوتا اسکو بتلانا پڑتا ہے کہ تم غلط کہتے ہو میں نے نماز پڑھ لی ہے۔ اسلئے کہ اگر وہ نہ کہے دوسرے لوگ دھوکہ میں پڑ کر ہلاک ہو سکتے ہیں پس نبیوں کو ضرور ہوتا ہے کہ وہ اپنی عبادات کا ایک حصہ

ظاہر طور پر کرتے ہیں۔ اور لوگونکو دکھانا مقصود ہوتا ہے تاکہ انکو سکھاویں یہ ریا نہیں ہوتی اگر کوئی کہے کہ حضرت نے ایسے کام کیوں کیئے جنمیں شریعت کی خلاف ورزی کا منظر تھا ؟ تو اسکا جواب یہ ہی کہ خضر صاحب شریعت نہ تھا ولی تھا انبیاء علیہم السلام کیلئے دونو حصے ہوتے ہیں اسلئے انکو سرًا و علانیۃً نیکی کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

ایک شیعہ صاحب سے مخاطبہ

میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے بلکہ میری حیثیت سنن انبیاء کی سی حیثیت ہے۔ مجھے ایک سماوی آدمی مانو پھر یہ سارے جھگڑے اور تمام نزاعیں جو مسلمانوں میں پڑی ہوئی ہیں ایک دم میں طے ہوسکتی ہیں جو خدا کیطرف سے مامور ہوکر حکم بنکر آیا ہے جو معنی قرآن شریف کے وہ کریگا وہی صحیح ہوں گے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دیگا وہی صحیح حدیث ہوگی۔

ورنہ شیعہ سنی کے جھگڑے آجتک دیکھو کب طے ہونیمیں آتے ہیں شیعہ اگر تبرا کرتے ہیں تو بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت کہتے ہیں۔

برخلافت دلش بسے مائل۔
لیک بوبکر شد درمیاں حائل

مگر میں کہتا ہوں کہ جب تک یہ اپنا طریق چھوڑ کر مجھ میں ہوکر نہیں دیکھتے یہ حق پر ہرگز نہیں پہونچ سکتے۔ اگر ان لوگونکو اور یقین نہیں تو اتنا تو ہونا چاہیئے کہ آخر مرنا ہے اور مرنے کے بعد گند سے تو کبھی نجات نہیں ہوسکتی۔ سب وشتم جب ایک شریف آدمی کے نزدیک پسندیدہ چیز نہیں ہے تو پھر خدائے قدوس کے حضور عبادت کب ہوسکتی ہے ؟۔ اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ میرے پاس آؤ میری سنو تاکہ تمھیں حق نظر آوے میں تو سارا ہی چولا اتارنا چاہتا ہوں۔ سچی توبہ کرکے مومن بنجاؤ پھر جس امام کے تم منتظر ہو میں کہتا ہوں وہ میں ہوں اسکا ثبوت مجھ سے لو۔ اسلئے میں نے اس خلیفہ بلافصل کے سوال کو عزت کی نظر سے نہیں دیکھا۔ میں ایسے گندی سوالکو کیا کروں گا تمھیں گندونکو نکالنے کے واسطے تو خدا نے مجھے بھیجا ہے۔

دیکھو سنی انکی حدیثوں کو لغو ٹھہراتے ہیں یہ اپنی حدیثوں کو مرفوع متصل اور آئمہ سے مروی قرار دیتے ہیں ہم کہتے ہیں یہ سب جھگڑے فضول ہیں۔ اب مردہ باتونکو چھوڑو۔ اور ایک **زندہ امام** کو شناخت کرو کہ تمھیں زندگی کی روح ملے اگر تمھیں خدا کی تلاش ہے تو اسکو ڈھونڈو جو خدا کی طرف سے مامور ہوکر آیا ہے اگر کوئی شخص خبث کو نہیں چھوڑتا۔ تو کیا ہم اندھے ہیں منافق کے دل کی بدبو نہیں سونگھ سکتے ہم انسان کو فورًا تاڑ جاتے ہیں کہ اسکی بات کس بنا پر ہے پس یاد رکھو۔

خدا نے یہی راہ پسند کی ہے جو میں بتاتا ہوں

اور یہ اقرب راہ (یہی) نے نکالی ہے۔ دیکھو جو ریل جیسی آرام دہ سواری کو چھوڑ کر ایک لنگڑی مریل ٹٹو پر سوار ہوتا ہے۔ وہ منزل پر نہیں پہونچ سکتا۔ افسوس یہ لوگ خدا کی باتوں کو چھوڑ کر زید بکر کی باتوں پر مرتے ہیں انسے پوچھو کہ وہ حدیثیں کس نے دی ہیں۔

میں تو بار بار یہی کہتا ہوں کہ ہمارا طریق تو یہ ہے کہ نئے سرے سے مسلمان بنو پھر اللہ تعالیٰ اصل حقیقت خود کھولدے گا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر وہ امام جنکے ساتھ یہ اسقدر محبت کا غلو کرتے ہیں زندہ ہوں تو انسے سخت بیزاری ظاہر کریں۔

جب ہم ایسے لوگوں سے اعراض کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا اعتراض کیا جسکا جواب نہ آیا اور پھر بعض اوقات اشتہار دیتے پھرتے ہیں۔ مگر ہم ایسی باتونکی کیا پرواہ کرسکتے ہیں ہمکو تو وہ کرنا ہے جو ہمارا کام ہے۔

اسلئے یاد رکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب **اب نئی خلافت لو**۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اسکو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔

باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ

سلک گہر

ذیل میں ہم ایک نظم درج کرتے ہیں اس نظم کو ہم بہ حیثیت ایک نظم کے درج نہیں کرتے بلکہ اس کے اندراج سے ایک عظیم الشان امر کا ہمیں اظہار مقصود ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ کسی شخص کی زندگی کے حالات معلوم کرنے کے لئے اسکے کلام کا پڑھنا یا اس کے ہم نشینوں کا معلوم کرنا ہی کافی ہے۔ ہمارے محسن ومخدوم حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ نے بارہا اس امر کا تذکرہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی ایک بڑی زبردست دلیل یہ بھی ہے کہ جیسے خود آنحضرت صلعم کو علیٰ وجہ البصیرۃ اپنی رسالت پر ایمان تھا اسی طرح آپ کے بے تکلف احباب کو بھی آپ کی ماموریت کا یقین کامل تھا اور میاں بیوی سے بڑھکر کوئی کسی کا بے تکلف دوست نہیں ہوتا۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا آپ پر ایمان لانا حضور صلعم کی اعلیٰ درجہ کی پاک زندگی کا ثبوت ہے اور اسکے ساتھ ہی امہات المومنین کی مطہر زندگیوں کی دلیل ہے۔ رسول کریم صلعم کی مطہر اور معزز زندگی ہی اس امر کی دلیل ہے کہ آپ کے صحابہ آپ کی ازواج مطہرات روئے زمین پر اسوقت پاک سے پاک انسان تھے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کردیا ہے

الطیبات للطیبین۔

الغرض یہ ایک مسلم اور معقول مسئلہ ہے۔ اس زمانہ کے نور اور امام کی صداقت پر بھی ہم اس دلیل کو منجملہ اور بے انتہا دلائل کے پیش کرتے ہیں کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اسی طرح آپ پر ایمان لاتی ہیں اور آپ کے مامور من اللہ ہونے پر یقین رکھتی ہیں جیسے خود حضرت اقدس مسیح موعود کو اپنی ماموریت پر ایمان ہے۔

یہ نظم جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں یہ ہماری مادر مہربان **ام المومنین**

رضی اللہ عنہا کے خیالات کا نتیجہ ہے اس کے پڑھنے سے حضرت اقدس کی اعلیٰ وارفع زندگی کا ایک بین ثبوت ملے گا۔ اور حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی پاک اور مطہر خیالات کے اندازہ کرنے کا موقع۔

ان اشعار کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ دنیا میں کیا مقصود ہے؟ یاد رکھو کسی شخص کے اخلاق عادات کا اندازہ کرنے میں اسکی دعاؤں اور آرزوؤں کو اگر پیش نظر رکھو تو بہت آسانی کے ساتھ اسکی زندگی کے حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر اعتراض کرنے والے نا اہل آپ کی دعاؤں کو پڑھتے تو انکو معلوم ہوتا کہ یہ انسان کس پایہ کا انسان ہے۔

دعا میں انسان اپنی محبوب چیزوں کی خواہش کرتا اور ضرر رسانی سے بچنے کی آرزو کرتا ہے۔ پس کسی کی دعا ہی اس کی زندگی کے حالات معلوم کرنے کا بہتر ذریعہ ہے۔

فی الجملہ ہم اب اس نظم کو درج کرتے ہیں ہمکو امید ہے کہ یہ نظم ہمارے امام ہمام حضرت مسیح موعود (ادام اللہ فیوضہ) کی صداقت اور پاک و مطہر زندگی کی ایک لانظیر سند ہوگی۔ کیونکہ ایسے اعلیٰ درجہ کے پاکیزہ خیالات جنہیں خدا ہی مقصود اور مطلوب ہے) والا انسان جسکا رفیق ہو وہ بدرجہ اولیٰ مطہر اور مزکی ہوگا۔ ایڈیٹر

وہ نظم یہ ہے

ہو عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا

ایک ذرہ بھی نہیں تونے کیا مجھسے فرق
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قرباں تیرا

سر سے پا تک ہیں الٰہی ترے احساں مجھپر
مجھپہ برسا ہی سدا فضل کا باراں تیرا

تو نے اس عاجزہ کو چار دئے ہیں لڑکے
تیری بخشش ہے یہ اور فضل نمایاں تیرا

پہلا فرزند ہے محمود مبارک چوتھا
دونوں کے بیچ بشیر اور شریفاں تیرا

تونے ان چاروں کی پہلے سے بشارت دی تھی
تو وہ حاکم ہے کہ ٹلتا نہیں فرماں تیرا

تیرے احسانوں کا کیونکر ہو بیاں اے پیارے
مجھپہ بیحد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا

تخت پر شاہی کے ہے مجھکو بٹھایا تونے
دین و دنیا میں ہوا مجھپہ ہے احساں تیرا

کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

مجھپہ وہ لطف کئے تونے جو برتر ز خیال
ذات برتر ہے تری پاک ہے ایواں تیرا

چن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کے لئے

سب سے پہلے یہ کرم ہے مرے جاناں تیرا

کسکے دل میں یہ ارادہ تھا یہ تھی کسکو خبر
کون کہتا تھا کہ یہ بخت ہے رخشاں تیرا

پر مرے پیارے یہی کام ترے ہوتے ہیں
آہ یہی فضل تری شان کے شایاں تیرا

فضل سے اپنے بچا مجھکو ہر اک آفت سے
صدق سے ہمنے لیا ہاتھ میں داماں تیرا

کوئی ضائع نہیں ہوتا جو ترا طالب ہے
کوئی رسوا نہیں ہوتا جو ہے جویاں تیرا

آسماں پر سے فرشتے بھی مدد کرتے ہیں
کوئی ہو جائے اگر بندہ فرماں تیرا

جس نے دل تجھکو دیا ہو گیا سب کچھ اسکا
سب ثنا کرتے ہیں جب ہووے ثناخواں تیرا

اس جہاں میں بھی وہ جنت میں ہی ہیں بیگماں
جو اک بچنہ توکل سے ہے مہماں تیرا

میری اولاد کو تو ایسی ہی کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرہ نمایاں تیرا

عمر دے رزق دے اور عافیت و صحت بھی
سب سے بڑھکر یہ کہ پا جائیں وہ عرفاں تیرا

اب مجھے زندگی میں انکی مصیبت نہ دکھا
بخشدے میرے گناہ اور جو عصیاں تیرا

اس جہاں کے نہ بنیں کیڑے یہ کر فضل اُنپر
ہر کوئی انمیں سے کہلائے مسلماں تیرا

غیر ممکن ہے کہ تدبیر سے پاؤں یہ مراد
بات جب بنتی ہے جب سارا ہو ساماں تیرا

بادشاہی ہے تری ارض و سما دونوں میں
حکم چلتا ہے ہر اک ذرہ پہ ہر آں تیرا

میرے پیارے مجھے ہر درد و مصیبت سے بچا
تو ہے غفار یہی کہتا ہے قرآں تیرا

صبر جو پہلے تھا اب مجھمیں نہیں ہے پیارے
دکھ سے اب مجھکو بچا نام ہے رحماں تیرا

ہر مصیبت سے بچا اے میرے آقا ہر دم
حکم تیرا ہے زمیں تیری ہے دوراں تیرا

الحکم کے قدر دان

نہایت مسرت کے ساتھ یہ امر ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہماری کھلی چٹھی پر ناظرین الحکم نے نمایاں توجہ فرمائی ہے۔ اور امید سے بڑھکر انھوں نے ہماری حوصلہ افزائی کرنی چاہی ہے۔ ذیل میں چند اور دوستوں کے نام درج کرکے آئندہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کا پہلا پرچہ ۱۹۰۶ء کی قیمتیں وصول کرنے کے لئے وی پی کیا جاوے گا۔ اور اُن دوستوں کو چھپے ہوئے کارڈوں کے ذریعہ اطلاع دیجاوے گی اور ۱۹۰۵ء تک کے بقایا کے لئے وی پی کا سلسلہ پہلے سے جاری ہے۔ اُن دوستوں کا شکریہ ہے جنھوں نے اپنے اپنے حساب بیباق کر دئے ہیں اور اُنکو متوجہ کیا جاتا ہے جو اب تک نہیں کر سکے۔

ہاں

ایک ضروری امر کا اظہار ہمپر لازم ہے کہ ان کثرت سے وصول شدہ خطوط میں سے جو ۱۹۰۶ء کی خریداری کے متعلق وصول ہوئے ہیں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ قیمت اخبار کی وصولی تین قسطوں پر منحصر رکھی جاوے اس لئے ہم اپنے قدر دان ناظرین کی سہولت اور آسانی کے لئے یہ تجویز کرتے ہیں کہ ہم چار مختلف تاریخوں پر جو تین تین مہینے کے وقفہ سے ہونگی قیمت وصول کرینگے اسلئے ہر خریدار کو ضروری ہے کہ وہ ہمیں اطلاع دیدے کہ وہ کس تاریخ پر قیمت دینے کیلئے آمادہ ہوں گے تاریخیں یہ ہوں گی۔

۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء و ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء
۱۰ جون ۱۹۰۶ء و ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء

چند احباب کے خطوط کا خلاصہ

(۱) دسمبر میں قیمت پیشگی وصول کرلیویں بذریعہ وی پی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی

(۲) اخبار الحکم کی خریداری حسب سالانہ منظور ہے روزانہ ہو تو ۱۰ دینے کو طیار ہوں

(۳) میرے نام الحکم جاری کیجئے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدوں گا۔ حاجی سید یوسف صاحب مترجم۔ حیدر آباد دکن۔

(۴) بذریعہ وی پی سنہ ۱۹۰۱ء کی قیمت وصول کر لیں خریداری منظور ہے۔
منشی عزیز اللہ صاحب سرہندی

(۵) ایک طویل خط الحکم کی مشکوری اور احسانات کا لکھکر خریداری منظور کرتے ہیں۔ منشی غلام مرتضیٰ صاحب مدرس

(۶) بذریعہ وی پی قیمت وصول کر لیں
شیخ کرم الٰہی صاحب ڈپٹی انسپکٹر

(۷) آپکا اخبار الحکم وبلوپی ایبل کر کے روانہ فرمانا اور تشنہ نہ یونہیں شمار کرنا الطاف سے خالی نہیں۔ یوسف خان صاحب کنٹراکٹر سنگلور

(۸) نومبر کا پہلا پرچہ ہی وی پی کر کے منگا لیں۔ خان بہادر میر دوراں خان صاحب بہادر۔

یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ لیکن اب ضرورت نہیں سمجھی جاتی کہ اسکو بدستور جاری کیا جاوے۔ بعض احباب نے محض خیر خواہی کی بنا پر یہ صلاح دی ہے کہ مجوزہ قیمت زیادہ ہے خصوصاً عـــہ کی شرح انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ عام خریداروں اور ع‍ـــہ سے زائد آمدنی والوں میں کوئی امتیاز نہ رکھا جاوے ہمارا صرف اتنا ہی جواب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے عہدہ اور اعزاز میں ایک نمایاں امتیاز رکھدیا ہے۔ پھر اگر ہم انکو عام لوگوں میں لائیں تو یہ مناسب نہیں ہے۔

سیرۃ مسیح موعود

یا حضرت اقدس کی مقدس زندگی کے حالات جو اس قابل ہیں کہ ہمارا دستور العمل ہوں۔ یہ کتاب ہمارے ہر ایک دوست کے پاس ہونی چاہئے جسمیں نہایت لطیف طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اول بتایا ہے کہ زمانہ میں کسی مصلح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ دوم جو شخص مصلح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اسکی سیرۃ سے دکھایا ہے کہ کیا ایسا شخص ہی نہیں ہونا چاہئے جو اصلاح کرے۔ سوم یہ دکھایا ہے کہ اس نے اپنے دعوے کیموافق کیا کام کیا ہے۔
مینیجر اخبار الحکم قادیان سے طلب کرو۔ قیمت صرف ۸؍

حجاز ریلوے

چودھویں صدی ہجری ان واقعات کے لحاظ سے جو اسمیں ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام گذشتہ صدیوں سے بڑھ کر اپنی قدر و منزلت رکھتی ہے۔ مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول اسی مبارک صدی میں ہوا۔ اور یہ سب سے پہلی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی جو اس صدی پر پوری ہوئی۔ پھر جسقدر اور پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں وہ اسی مرد خدا کی تائید میں ہیں۔ منجملہ اور نشانوں کے جو اس موعود کے ہاتھ پر صادر ہوئے ہیں دو بڑے عظیم الشان نشان ہیں جنمیں سے ایک نشان سماوی ہے جو کسوف خسوف کی شکل میں رمضان میں ہوا۔ اور دوسرا ارضی نشان ہے جسکا ذکر ہم اس نوٹ میں کرنا چاہتے ہیں۔

ہمارے ناظرین اس امر سے واقف ہیں کہ سلطان المعظم کی سعی سے مکہ دمشق ریلوے کی طیاری کا کام بڑی سرعت کے ساتھ ہو رہا ہے اور روئے زمین کے مسلمانوں نے نہایت فراخدلی کے ساتھ اس کار خیر میں حصہ لیا ہے مسلمانوں کی دلچسپی جو انھوں نے اس ریلوے کی تعمیر میں لی ہے یا لے رہے ہیں چودھویں صدی کی عظیم الشان یادگار ہوگی۔

اس ریلوے کی تعمیر میں گو دنیوی مفاد اور ملکی مصالح کیسے ہی کیوں نہ ہوں مگر ہم اسکو ایک اور صرف ایک نظر سے دیکھتے ہیں جو بجائے خود بڑی عظیم الشان بات ہے وہ کیا؟ قرآن کریم کی پیشگوئی **واذا العشار عطلت** اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلی ہوئی پیاری بات **لیترکن القلاص فلا یسعی علیہا** پوری ہوئی ہے۔ مسلمان نہایت فخر و ناز کے ساتھ ان پیشگوئیوں کو دنیا کے سامنے پیش کر کے ڈیولٹ کا منہ بھی بند کر سکتے ہیں کہ کیا یہ انسانی طاقت میں ہو سکتا ہے کہ تیرہ سو برس بعد آنیوالے واقعات کی اطلاع دیدے۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور صفائی قلب کا پتہ لگتا ہے۔

اور آپ کی عظمت اور بزرگی کا اعتراف ایک دہریہ کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ **اللّٰھم صل علی محمد وعلی ال محمد و بارک وسلم**

پس مسلمان اس کار خیر میں جسقدر حصہ لیں انکی سعادت کا موجب ہے۔ ہم اس امر کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے بھی حجاز ریلوے کے لئے چندہ کرنے کی تحریکیں ہو رہی ہیں خصوصاً ہمارا معزز ہمعصر اخبار وکیل اس امر میں پوری سرگرمی کے ساتھ کام کر رہا ہے اور ہندوستان کے مسلمانوں کو آگاہ کرنے پر مفید اور ضروری کوشش کو ماننے سے نہیں دینا خدا کرے کہ اسکی سعی بارور ہو۔ اور مسلمانوں کو اپنے نبی کریم کی پاک پیشگوئی کی عظمت کا خیال پیدا ہو۔ اور جہاں ایکطرف وہ اس کام میں محض اسلئے شریک ہوں کہ یہ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی ہے وہاں وہ اس پیشگوئی کے اس حصہ پر نگاہ کریں جسکے لئے یہ بطور نشان ہے وہ کون؟ وہ خدا کا برگزیدہ خدا کا فرستادہ **جری اللہ فی حلل الانبیاء** حضرت مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم۔

اس ریلوے کی تعمیر اسلامی دنیا پر ایک حجت ہے کیونکہ یہ نشان مسیح موعود کا ٹھیرایا گیا تھا کہ **لیترکن القلاص فلا یسعی علیہا**۔

بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمان پوری توجہ کے ساتھ اس نشان کو دیکھنے کی سعی کرینگے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے پوری مدد دینگے۔ کیا اچھا ہو کہ مسلمانوں کی انجمنیں اس کام کو اپنے ذمہ لیں۔

اصلاح النظر

کرپا رام آریہ کے ایک گمراہ کرنیوالے ٹریکٹ کا معقول جواب آدم علیہ السلام کے قصہ پر اعتراضوں کی حقیقت کثرت کے ساتھ شائع ہونا چاہئے۔ دفتر اخبار الحکم سے صرف ۲؍ کو مل سکتا ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

اس سے پیشتر ہمارے مخدوم مکرم حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ سیکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام اور حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی انسپکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام اپنی دو مختلف چٹھیوں میں قوم کو مدرسہ کی ضروریات سے پوری اطلاع دے چکے ہیں اور خود ہم نے بھی وقتاً فوقتاً اس پہلو کو نظر انداز ہونے نہیں دیا۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کی اس سے بڑھکر اور کیا وقعت ہو سکتی ہے کہ وہ اس عظیم الشان انسان کی قائم کردہ درسگاہ ہے جو اس صدی کا مجدد اور مسیح موعود ہے (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندہ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ یقیناً سرسبز ہوگا اور خوش ذائقہ پھلوں کے دینے والا ہوگا (انشاء اللہ العزیز)

مگر جو لوگ آج اسکی آبیاری میں حصہ لیتے ہیں وہی ہوں گے جو اسکے پھلوں سے حصہ لیں گے مدرسہ کی ضروریات (محض اسوجہ سے کہ اسکے عمدہ ترین اور مفید ترین درسگاہ بنانے کے واسطے ہر ضروری امر کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔) آئے دن بڑھ رہی ہیں۔ اور آمدنی کا ذریعہ صرف ایک محدود قوم کے چندہ پر ہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام امدادی سکول کی حیثیت میں چلایا جا سکتا ہے لیکن گورنمنٹ کی امداد لینے سے گورنمنٹ کے ضابطہ تعلیم کے موافق ضروری ہوگا کہ عمل درآمد کیا جائے جس سے ہمارے اغراض و مقاصد کو صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے پس ہر حال میں قوم ہی کی امداد کیطرف نظر کرنی پڑتی ہے۔ مدرسہ کے استحکام کی صورت یہی تجویز ہوئی ہے کہ کم از کم ہم ٹرسٹی مقرر کئے جاویں جو پانچ روپیہ ماہوار چندہ دیں اس سے مدرسہ کی موجودہ ماہواری اخراجات چل سکتے ہیں اور عمارت اور سامان مدرسہ اور دیگر ضروریات کیلئے ماہواری چندہ کفایت کرے گا۔ اور جوں جوں جماعت بڑھے گی اور مدرسہ کیحالت میں ترقی کے ساتھ اخراجات بڑھیں گے اللہ تعالیٰ مفید راہیں امداد کی نکالدیگا۔ ۲۴؍اکتوبر کے الحکم میں آپ لوگ پڑھ چکے ہیں کہ قوم کے چند برگزیدہ احباب نے مدرسہ کا ٹرسٹی ہونا منظور کرلیا ہے جنکی تعداد پانچ تک ہے اور اس ہفتہ کی ڈاک سے جناب مولوی سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدر آباد نے بھی ٹرسٹی ہونے کی اطلاع بھیجدی ہے۔

۱۶؍ستمبر ۱۹۰۶ء کے الحکم میں جن احباب کے نام ٹرسٹیوں کے ذیل میں درج ہونے سے رہ گئے تھے انہیں سے مندرجہ ذیل احباب کی اطلاعیں باقی ہیں۔

سیٹھ عبد الرحمن صاحب - سیٹھ والجی لالجی صاحب
میر مردان علی صاحب - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگصاحب
منشی ناصدین صاحب - ڈاکٹر رحمت علیصاحب
بابو عبد الرحمن صاحب - میاں نبی بخش صاحب
شیخ محمد جان صاحب - شیخ عطا محمد صاحب
مرزا فضل بیگصاحب - شیخ عبد الرحمن صاحب ملتانی
ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب - حکیم فضل الدین صاحب

ان (۱۴) بزرگواروں سمیت ابھی تک تعداد بیس تک پہونچی ہے اور کم از کم بیس کی اور ضرورت ہے۔

کمیٹی کو مندرجہ بالا احباب کی دینی خدمتوں میں بڑھ بڑھ کر حصہ لینے نے یقین دلایا ہوا ہے کہ یہ بزرگ تو یقیناً ٹرسٹی ہیں لیکن اب سوال یہ ہے کہ اور بیس کی تعداد کیونکر پوری ہو۔ ہمارے خیال میں کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام کو مناسب ہے کہ وہ اس تجویز کو کمیٹی کیطرف سے شائع کرنے کے لئے انتظام کرے۔ سردست ہم اپنی طرف سے یہ پیش کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ یہ بزرگ ٹرسٹی قوم میں مقتدر بارسوخ معزز افراد میں سے ہیں اس لئے وہ اپنا ذمہ لیں کہ کم از کم ایک ایسا ہمدرد مدرسہ کا بہم پہنچائیں جو دو روپیہ ماہوار چندہ دے اور کمیٹی اپنی طرف سے ایسی تجویز بھی شائع کرکے مشتہر ایک ایسے چندہ دینے والے کو معاون مدرسہ قرار دے جو دو روپیہ ماہوار چندہ دے اگر دو روپیہ ماہوار چندہ دینے والوں کی تعداد پچاس تک ہو جاوے تو مدرسہ کی ماہواری اخراجات کیلئے ایک سہل راہ نکل سکتی ہے۔

مدرسہ کی کمیٹی کیطرف سے حضرت مرزا خدا بخش صاحب کے سفیر ہو کر جانے کی اطلاع دی جا چکی ہے امید ہے کہ جہاں جہاں وہ جائیں گے ہماری قومیں انجمنیں انکو پوری مدد دیں گی۔

قرآن کریم
کے علمی مضامین کا سلسلہ

ہمارے معزز و مکرم بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بی۔ اے۔ اسسٹنٹ سرجن گجرات نے ایک مضمون بغرض اندراج الحکم ارسال فرمایا ہے ہم اسکی تمہید کو چھوڑ کر اصل مضمون کو ذیل میں درج کرتے ہیں امید کہ علم دوست ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا

(ایڈیٹر)

علوم القرآن کے متعلق پہلے مضمون کے لئے جو آیت کہ میں نے تجویز کی ہے وہ ذیل میں بیان کی جائے گی یہ آیت خدا تعالیٰ کے لا انتہا اور لامحدود علوم کیطرف دلالت کرتی ہے اور انسان کے لئے ضروری ہے کہ اس سے کامل محبت پیدا کرنے کے لئے اور اپنے تمام ارادوں اور خواہشوں کو صرف اسکی رضا کے ماتحت کرنے کے لئے۔ اسکے قدرت اور علوم حقائق اشیاء سے پوری ماہیت حاصل کرے۔ اور اپنی فوق الفوق ترقی کرے۔ تاکہ اسکی صفات اور اسکی قدرت کا اسکو کما حقہ علم حاصل ہو۔ اور یہ کہ سب علوم کا مبدأ وہی ذات واحد لاشریک ہے اور اسکو پانے کے لئے جتنا کہ کوئی ان علوم میں ترقی کرے گا اتنی ہی اسکی معرفت بڑھے گی اور وہ اتنا ہی اسکے قریب ہو جائے گا اور جیسے کہ خدا کے علم اور عجائبات لامحدود ہیں ایسے ہی انسان اپنی لامحدود ترقی بھی کرسکتا ہے۔ وہ آیت یہ ہے ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت

کلمت اللہ ان اللہ عزیز حکیم اگر زمین کے تمام درخت قلمیں ہو جائیں اور سات نوں سمندر سیاہی بنجائیں تب بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات (علوم حقائق اشیاء وغیرہ) ختم نہ ہوں خدا تعالیٰ کی قدرت سب پر غالب ہے اور وہ بڑی حکمتوں والا ہے۔

عجائبات قدرت جو کہ خدا تعالیٰ کے فعل میں نظر آتے ہیں انکی تہ تک کوئی نہیں پہونچ سکتا ہے راز حقائق اشیاء میں عجیب عجیب اور نئی سے نئی معلومات پیدا ہوتی ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ انسان جنگلی جانوروں کا تعاقب کرکے انکو اپنے ہاتھوں سے پکڑتا اور اپنے دانتوں سے کھاتا تھا پھر تیر و کمان ایجاد ہوے اس کے بعد چقماق کی بندوقیں پھر توڑہ دار بندوقیں ان کے بعد ٹوپی والی بندوقیں جو آگے سے بھری جاتی ہیں پھر کارتوس والی بریچ لوڈر بندوقیں جنسے ایک منٹ میں بلا توقف کئی فائر کرسکتا ہے اب ایسی بندوقیں بھی ایجاد ہوگئی ہیں جو شکار کو تو مار لیتی ہیں مگر آواز بالکل نہیں ہوتی۔ کسقدر شکار کے لئے سہولت ہوگئی ہے اگر سامان جنگ کیطرف غور کرو تو پہلے ایک ایک پہلوان دونوں طرف سے میدان میں نکل کر ایک دوسرے سے کشتی کرتا جو گرالیتا تھا وہ فاتح کہلاتا مگر اب تو ایک فائر توپ سے ہزاروں آدمی ایک ہی وقت میں تلف کئے جاتے ہیں اور جہاں پر صرف مغلوب کرنا ہی مد نظر ہوتا ہے اور دشمن کا مارنا مقصود نہیں ہوتا تو ایسا بارود استعمال کیا جاتا ہے کہ جو کوئی اسکے دھوئیں کو سونگھتا ہے وہیں بیہوش ہو جاتا ہے اور دشمن اُسکے اوپر غالب آجاتا ہے اور قابو پا لیتا ہے۔ اگر سواریوں کی طرف غور کی جاے تو کہاں وہ پرانے زمانہ کے چھکڑے کہ چیں چیں کرتے تھوڑے سے سفر پر کئی دن اور راتیں لگا دیں اس کے بعد بہلیاں ہیں اس کے بعد چھکڑے پھر بگے بگوں کے بعد طرح طرح کی گاڑیاں اور ان سب کے بعد ریل کی عظیم الشان سواری کہ ہندوستان میں ہم اسکو ۳۰۔ ۴۰ میل فی گھنٹہ چلتے دیکھتے ہیں ولایت میں تو قریبا ساٹھ میل فی گھنٹہ رفتار ہے اور امریکہ میں ریل ایجاد ہوئی ہے بجلی کے زور سے چلتی ہے اور اسکی رفتار قریبا فی گھنٹہ ۱۰۰ میل سے اوپر ہے۔ غرضیکہ یہ ایسی سواری ہے کہ ایکدن میں مشرق سے مغرب کو لے جاتی ہے۔ پہلے زمانہ میں کسی جگہ کوئی خط بھیجنا تھا تو ایک شہر سے دوسرے شہر تک ایک خاص آدمی خط لے کر جاتا تھا اور معمولی میعاد ایک خط کی رسید اور جواب آنے کی تین مہینے تھے یا چھ مہینے تھے اب ایک پیسہ خرچ کرنے سے ہفتہ کے اندر اندر ہندوستان بھر میں جہاں چاہو خط بھیجکر جواب منگالو اور تار برقی کے ذریعہ سے نفوس ایسے ملے ہیں کہ ہم ہندوستان میں بیٹھے لندن کے لوگوں سے باتیں کرسکتے ہیں۔ ہم جو ہندوستان میں ٹیلیگراف دیکھتے ہیں اسکا تعلق ایک جگہ سے دوسری جگہ تک برابر تار سے ہے مگر اب ولایت میں ٹیلیگراف نکلی ہے جو تار کے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ خبر پہونچاتی ہے۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں کی خاصیتیں اور کیفیتیں اور خوبیاں آئے دن بیشمار معلوم ہوتی ہیں اور جوں جوں کہ انسان انکی جستجو میں کوشش کرتا ہے خدا تعالیٰ اسکی سعی میں برکت ڈالدیتا ہے اور جو انسان کہ اپنے ہاتھ پاؤں دل اور دماغ اور تمام توجہ کے ساتھ کسی امر کی بابت دریافت کرنیکے پیچھے پڑتا ہے تو اس کے دل میں ایک خاص تڑپ پیدا ہوتی ہے گویا وہ اسمیں مستغرق ہو جاتا ہے ایک مومن کا استغراق تو ابتدا سے لیکر انتہا تک خدا تعالیٰ کے حضور میں ہوتا ہے اور وہ اپنی کوششوں میں اس سے مدد مانگتا ہے مگر جو شخص کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین نہیں رکھتا اور دہریہ منش ہے۔ وہ بھی مستغرق ہوتا ہے مگر اسکا استغراق اس خاص دنیاوی مقصود تک محدود ہوتا ہے۔ تو برکت دونوں کی کوششوں پر ڈالی جاتی ہے اور عجائبات قدرت دونوں پر کھولے جاتے ہیں۔ مگر جسکا مرجع خدا ہوتا ہے اسکا سینہ معرفت سے بھر دیا جاتا ہے اور اسپر ایک آنیوالے عالم کے بھی عجائبات کھولے جاتے ہیں کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونوں کے لئے کوشاں ہوتا ہے مگر جو شخص کہ صرف دنیا کے لئے کوشش کرتا ہے اسکو دنیا ہی کا علم عطا ہوتا ہے من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ ومن اراد الاخرۃ وسعی لہا سعیہا وھو مؤمن فاولئک کان سعیہم مشکورا۔ کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا۔ ہر ایک زمانہ کی معلومات اور علم حقائق اشیاء اسقدر بڑھا ہوا ہوتا ہے کہ اس کے ماقبل زمانہ کے لوگوں کو چاہے اپنے وقت میں کتنے ہی ذی علم اور عقیل ہوں اپنی زبان سے اپنی کم مائیگی کا اقرار کرنا پڑتا ہے اور کہنا پڑتا ہے لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ دنیاوی علوم میں جسقدر کہ وکٹورین پیریڈ یعنی ہماری محسنہ عادلہ حضور ملکہ معظمہ کے زمانہ میں ترقی ہوئی ہے اسکے پہلے زمانوں میں نظیر نہیں جو آج کل بیس سال کے عرصہ کے اندر ترقی ہوتی ہے وہ پہلے زمانوں کو سو برس میں بھی نصیب نہیں ہوتی تھی اور سچ سچ یہ وہی زمانہ ہے کہ اس میں زمین نے ہر ایک قسم کے خزانے اُگلدیئے ہیں۔ علوم۔ فنون۔ صنعت۔ حرفت وغیرہ وغیرہ سب کچھ۔ اور ہر ایک چیز کے خواص اسقدر اس زمانہ میں ظاہر ہوے ہیں کہ ادنے ادنے چیزوں کی کیفیات پر بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھی گئی ہیں دوربین سے اگر دور دور کی اشیاء کی ماہیت دریافت ہوئی تو خوردبین سے اشیاء کے باریک در باریک اجزا کی کیفیت معلوم ہوئی ہے اور علم کیمیائی نے اسقدر ترقی کی ہے کہ بڑا ئے اشیاء کے اجزا در اجزا جنکے پیوست سے وہ چیز بنتی ہیں دریافت ہوگئی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الذین یتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔ یعنی جو لوگ

اسلامی خبریں

(جزیرہ سایپرس)

جب سے یہ جزیرہ انگریزوں کے قبضہ میں آیا ہے بلحاظ آمدنی - آبادی اور تجارت کے اسنے کچھ بھی ترقی نہیں کی - لندن کے کارخانے اس ملک میں کوئی ٹھیکہ نہیں لینا چاہتے انھیں یقین ہے کہ یہ جلد یا بدیر جزیرہ کی عملداری میں شریک ہو جائیگا - مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جزیرہ کی مختصر تاریخ سے ناظرین کو آگاہ کیا جائے -

(سایپرس)

سایپرس اکیسو تئیس میل لمبا اور پچاس میل چوڑا ہے - اس جزیرہ میں عموماً سیاحوں کا بہت کم گذر ہوتا ہے اور اسوجہ سے اس کی حالات بہت کم ہوتے ہیں - یہاں ایک عظیم پہاڑی سلسلہ ہے - میدان ہے اور طرز و انداز ہندوستان سے بہت ملتا ہے - بازار وہیں اونٹ دکھائی دینگے جنکے گلو میں گھنٹی پڑی ہوئی ہوگی سڑکوں پر خاک اڑتی رہتی ہے اور ہر طرف جھونپڑے اور مٹی کے مکان نظر آئینگے ہر مقام پر خشک کنوئیں ملینگے - درخت کا چاروں طرف نام و نشان نہیں صرف سرو شمشاد دکھائی دینگے جنہیں کبھی پھل نہیں لگتا اور نہ سایہ ہوتا ہے - پانیکی بہت تکلیف ہے اور وہ بھی نہیں ملتا - یہاں ایک لاکھ چھ ہزار ترک سویور بی اور ایک کمیٹی گورنمنٹ کی رہتی ہے یونانی بہت ہی خوبصورت ہوتے ہیں - اور سایپرسی ترک مغرور اور وجیہ ہوتا ہے -

(ترکی رجمنٹیں)

انگریزوں نے دو ترکی رجمنٹیں بھی بھرتی کیں جنہیں انگریزی وضع کی قواعد سکھائی گئی ہے یہ فیصلہ کرنا قبل از وقت ہے کہ ترکوں سے آیندہ نبنی کیونکر ہے - پولیس میں بھی زیادہ ترک ہی بھرتی ہیں اور سرکار انگریزی انکی شجاعت اور اطاعت کی بہت ہی مداح ہے سرکار کے خیال میں یہ شبہ بیجا ہے کہ ان ترکوں سے کوئی سیاسی مشکل نہ پیدا ہو جائیگا اول تو انکی تعداد اتنی زیادہ نہیں دوسرے ترکی گورنمنٹ سے انگلستان کا اتحاد ہے اور ہمیشہ رہیگا اس صورت سے کسی قسم کا بھی اندیشہ ترکی رجمنٹوں سے نہیں ہو سکتا -

بیعت

مولوی میر محمد سعید صاحب حیدرآباد دکن - گھماسپنی بازار مولوی میر عبدالرحیم صاحب مولوی سید محمد رضوی صاحب و کیل مولوی قاری اشرف علی صاحب - شرف الدین خان صاحب عبدالقادر صاحب محمد عبدالخالق صاحب عطاءاللہ صاحب مدرس محمد عبدالرحمن صاحب ترک مدرس محمد عبدالرحیم صاحب عبدالکریم عرف غلام رسول صاحب صدر محاسب دفتر کمیشن قرضہ دریا بابداد و بادیگر محمد عبداللہ صاحب عطار لعل محمد صاحب محمد قاسم صاحب مدرس دوم انگریزی گورنمنٹ سکول منشی محمد ابراہیم صاحب منشی محمد عبدالقادر صاحب نواب حسن الدین خان صاحب نواب زادہ نبیرہ معلی جاہ صاحب جاگیردار نواب میر بہادر الدین علی صاحب - جاگیردار شیخ محمد صاحب مڈل سند یافتہ عبدالقادر صاحب ایف اے پاس فتح مولوی محمد فاخر صاحب مولوی سید امین اللہ صاحب محمد محبوب علی صاحب محمد عبدالرشید صاحب - محمد حسن صاحب چپراسی سید عثمان صاحب صیغہ دار بیڑہ خانہ سرکار عالی محمد غوث الدین صاحب نائب قاضی میر دلاور علی صاحب میر عسکر علی صاحب محمد اسمٰعیل صاحب طالب علم - وزیر صاحب محمد شمس الدین صاحب عطار مولوی محمد ابراہیم صاحب شریف وکیل ہائیکورٹ مولوی سید عبدالحق صاحب مرزا محمود علی بیگ صاحب وکیل ہائیکورٹ ملا علی صاحب حیدر اللہ صاحب طالب علم عربی

جماعت مدرسہ امدادیہ -

محمد لطف اللہ صاحب محمد خضر حسین صاحب عبدالمنان صاحب طالب علم غلام محی الدین صاحب منشی - محمد حیات صاحب منشی صدر بیڑہ خانہ سرکار عالی - احمد علی صاحب محمد نظام الدین صاحب - شجاع الدین صاحب سپاہی - منشی شیخ داؤد صاحب محمد محبوب علی صاحب مدرس مدرسہ عزبار محمد حمزہ صاحب محمد ابراہیم صاحب سابق کھتری - مولوی میر محمد سعید صاحب موصوف کی تحریک سے مسلمان ہو کر داخل بیعت امام آخرالزمان ہوئے معہ اہل و عیال - اکیس غلام علی صاحب زوجہ شجاع الدین صاحب والدہ ابتاں سلطان بی زوجہ سلطان صاحب فاطمۃ النساء صاحبہ کلثوم بی بی زوجہ محمد افضل صاحب ڈاکٹر - اہلیہ محمد ابراہیم صاحب جدہ و والدہ محمد غوث الدین صاحب اسمٰعیل بی زینب بی زوجہ بھیکن خان صاحب اہلیہ عبدالرحمن ترک اہلیہ مولوی میر محمد سعید صاحب

نمبر ۲ عیسائی تھا حضرت اقدس کی برکت اور مولوی میر محمد سعید صاحب کی صحبت سے مشرف باسلام ہوا کل ایک فہرست سو شخصوں کی ملک میسور سے آئی جنھوں نے بڑے خلوص اور اعتقاد سے حضرت اقدس کی بیعت قبول کی ہے - الحمد للہ علی ذلک

(سراج الحق نعمانی احمدی)

عجیب و غریب مرہم

مرہم علیسی و مرہم المعروف مرہم رسل و مرہم شلیجہ

معزز بھائیو! یہ ایک نہایت ہی پر تاثیر اور نادر مرہم ہے اس مرہم کے طیار کرنے میں سب سے بڑی مشکل تو اسکی اجزا بہم پہنچانے میں ہے کیونکہ اکثر اجزا نادر الحصول ہیں اور اس ملک میں انکا دستیاب ہونا مشکل ہے ہم بڑے خرچ سے اسکے اصلی اور خالص اجزا ملک شام و انگلینڈ و مصر وغیرہ وغیرہ سے منگاتے اور اس مرہم کو طیار کرتے ہیں اسکو ہر ایک زمانہ کے فاضل طبیبوں نے آزمایا اور اسکی اعجازی تاثیرات کو بلا اختلاف سب نے تسلیم کیا حکماء یورپ اسکے عجیبہ خواص کے قائل ہیں خالص یقینی صحیح اور آلایش سے پاک خاص ترکیب کیسا تھ ہم ہی یہ مرہم طیار کرتے ہیں - ایکدفعہ ضرور آزماؤ -

فوراً جائے درد پر اثر کرتا ہے

ہر قسم طاعون سرطان کے زخم خنازیر (کنٹھ مالا) گلٹیاں بدھ مرطرح کے ناسور زخموں کے کیڑے پرانے گندے زخم پھنسی پھوڑے کھاؤ کھجلی خارش ہر طرح کے جلد کے مرض چوٹوں کے زخم موچ تلی کے ورم ہونٹوں کے درد ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا کانوں پر ریم کا بہنا جانوروں کا کاٹ لینا چھالا عورات کی خطرناک بیماریاں سرطان رحم وغیرہ کا دنیا بھر میں لاثانی علاج ہے

قیمت فی ڈبیہ عہ - ۴ر

کارخانہ مرہم علیسی المعروف مرہم عیسی

حکیم محمد حسین بھاٹی دروازہ لاہور سے طلب کرو -

سرمہ ممیرے کا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی ولی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا ابتدائی سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی ہی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عالم میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرا فی ماشہ عہ مصری کا سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروپرائٹر میا سنگھ اہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کی تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کے سرمہ کا مہ جو سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش آنکھوں جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ یا ابرے راندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی ایم۔ سانگلی صاحب ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ اتم دیوی پر جسکی عمر ۵۰ سال پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی آنکھوں کی پلکو میں جوزد جوزد واسطے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں آنکھوں سے کثرت سے پانی نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔

راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

ہم میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میرے خیال سے بینائی کو قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۸ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کی اہتمام سے چھپا